جگہ جہاں درویش لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ کسی درویش کا مقبرہ۔

مفہوم: آج کل عشقِ رسول ﷺ کی خالص شراب مدرسوں میں ملتی ہے اور نہ خانقاہوں میں۔ اس لیے میرے کاسۂ فقر' کوزۂ شراب کو غنیمت سمجھ کہ اس کاسے میں، اس پیالے میں عشقِ رسول ﷺ کی خالص شراب موجود ہے۔

تشریح: علامہ اقبالؒ سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے انہوں نے دینی تعلیمات کو ان کے اصل رنگ میں سمجھا اور سمجھایا۔ دین میں تنگ نظری' تعصب اور محدود فکر کو رد کیا۔ انہوں نے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی زندگی کی تجلیات کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا' اُمتِ مسلمہ کا قبلہ درست کرنے کی کوشش کی۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ درسگاہیں اپنا مقام نہیں پہچانتیں' دوسرا مرکز خانقاہی نظام ہے جہاں عاشقانِ رسول ﷺ پیدا کیے جاتے ہیں اور ان کی تربیت کی جاتی ہے لیکن آج کے دَور میں یہ دونوں ادارے اپنا مقام کھو چکے ہیں۔ خلوص کے بجائے دُنیاداری' ریاکاری اور مطلب پرستی کا درس دے رہے ہیں۔

علامہ اقبالؒ اپنے کلام کو اُمتِ مسلمہ کی صحیح تربیت کا ذریعہ سمجھتے ہیں "جاوید کے نام" نظم میں کہتے ہیں:

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر — نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر
مَیں شاخِ تاک ہوں، میری غزل ہے میرا ثمر — مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر

مطلب یہ کہ میری شاعری کو غور سے پڑھ۔ جو بات آج کل کے سکولوں، کالجوں، تعلیمی اداروں اور خانقاہوں میں نہیں ملتی وہ میری شاعری میں موجود ہے۔ میری شاعری مسلمانوں کو سچے عاشقانِ رسول ﷺ بنا سکتی ہے۔ کیونکہ اِس میں کتاب وسنت کے احکام صحیح انداز میں بیان کیے گئے ہیں' جن پر عمل کرنے سے انسان نہ صرف ایک سچا مسلمان بن سکتا ہے' بلکہ اُس کی خودی کی تکمیل بھی ہو سکتی ہے۔ وہ خودی میں ڈوب کر نہایت بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔

مشقی سوالات

1: علامہ اقبال کی پہلی غزل میں کونسے الفاظ قافیے کے طور پر استعمال ہوئے ہیں اور یہ کہ اِس غزل میں ردیف کیوں نہیں آئی؟ اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

جواب: علامہ اقبالؒ کی نصاب میں شامل پہلی غزل میں قوافی (قافیے) ہیں: آگاہی' شہنشاہی' سحرگاہی' راہی' کوتاہی' اسداللہی اور روباہی۔ اس غزل میں ردیف اِس لیے نہیں آئی کہ یہ غزل غیر مردف ہے' ردیف کے بغیر مطلب واضح ہو رہا ہے۔

2: دوسری غزل میں "قافیے" اور "ردیف" کی نشاندہی کریں۔

جواب: علامہ اقبالؒ کی شاملِ نصاب دوسری غزل میں

قافیے ہیں: سیاہ' بارگاہ' لاالٰہ' نگاہ' راہ' پناہ' صبح گاہ اور خانقاہ

ردیف ہے: "میں ہے"

3: علامہ اقبالؒ کی پہلی غزل کے مطلع کے حوالے سے بتائیے کہ وہ کونسا جذبہ ہے جو غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی کھول دیتا ہے؟ تاریخ کے اوراق سے کوئی مثال دیجیے۔

جواب: علامہ اقبالؒ نے جذبۂ عشق کو خاص طور پر جذبۂ عشقِ رسولؐ کو غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی کھولنے کا سبب قرار دیا ہے۔ رسول ﷺ اللہ کے بدو غلاموں کی مثال موجود ہے کہ دیہاتی ' اُجڈ، گنوار اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے عشقِ رسول ﷺ اختیار کر کے دُنیا پر حکومت کرنے کے قابل ہی نہیں بنے بلکہ دِلوں پر راج کرنے اور حکومت کے آداب بھی دنیا کو سکھانے کے قابل ہو گئے۔

4: پہلی غزل کے دوسرے شعر کے حوالے سے چند سطروں میں واضح کیجیے کہ علامہ اقبالؒ کے نزدیک ''آہِ سحر گاہی'' کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: دُنیا میں کوئی بڑے سے بڑا عالم، فلسفی اور مفکر صحیح معنوں میں کامل اس وقت تک نہیں ہے جب تک وہ صبح دم اللہ کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوتا۔ وہ کوئی صوفی ہو، شاعر ہو، منطقی ہو، فلسفی یا حکمت کا استاد ہو۔ خواجہ فرید الدین عطار ہوں یا مولانا جلال الدین رومؒ، شیخ فخر الدین رازی ہوں یا امام غزالی۔ اس وقت تک کامل استاد نہیں بنتے جب تک آہِ سحر گاہی کی رہنمائی اور سرپرستی حاصل نہیں کرتے۔

5: علامہ اقبالؒ نے پہلی غزل کے چوتھے شعر میں ''طائرِ لاہوتی'' کی اصطلاح کس کے لیے استعمال کی ہے؟ اس کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: وہ مسلمان جو دُنیاداری اور غیر اللہ کی طرف سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے۔ عالمِ مکاں سے بلند و بالا ہو کر عالمِ لامکاں تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ طائرِ لاہوتی ہے، خدا کا بندہ غیر اللہ کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔

علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے کہ ایک سچا مسلمان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اُس کی پرواز میں کوتاہی پیدا کر دے۔ وہ پیٹ کا غلام نہیں اللہ اور اِس کے رسولؐ کی رضا کا غلام بنتا ہے۔

6: ''بوئے اسد اللہی'' سے کیا مراد ہے؟ ایک مردِ فقیر یہ خوبی اختیار کر کے دارا و سکندر پر کیسے فوقیت حاصل کر لیتا ہے؟

جواب: ''بوئے اسد اللہی سے مراد حضرت علیؓ کی درویشی کی جھلک ہے' مطلب یہ کہ جس مردِ فقیر کے کردار میں حضرت علیؓ کی درویشی کی جھلک موجود ہے کہ ''نانِ جویں'' کھا کر شیرِ خدا بنے، قلعۂ خیبر کو فتح کرے۔ ایسے درویش اور فقیر کو دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں پر فوقیت اس لیے حاصل ہوتی ہے کہ وہ اللہ اور اِس کے رسولؐ کے احکامات پر عملدر آمد کرتے ہوئے اللہ کا بندہ اور سچا عاشقِ رسولؐ بنتا ہے۔ دُنیا کے بادشاہوں کا عمل دُنیا تک محدود ہے جبکہ اللہ کا شیر، رسولِ مقبول کا عاشق آخرت میں بھی سرخرو ہے۔

7: پہلی غزل کے آخری شعر کے حوالے سے بتائیے کہ:

(الف)۔ جواں مردوں کا آئین کیا ہے؟

جواب: حق گوئی و بیباکی۔

(ب)۔ اللہ کے شیر کون ہیں؟

جواب: جن کو روباہی نہیں آتی، بے جا خوشامد سے اپنی جان بچانے کی فکر نہیں کرتے۔ اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کو سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔

8: علامہ اقبالؒ کی دوسری غزل کے دوسرے شعر کے حوالے سے بتایئے کہ "لا الٰہ" میں کونسا نکتہ پوشیدہ ہے؟

جواب: صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیلؑ۔

9: دوسری غزل کے چوتھے شعر کے حوالے سے بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کا مقام "مہ و ستارہ سے آگے" ہے؟

جواب: وہ مشتِ خاک ابھی آوارگانِ راہ میں ہے۔

10: دوسری غزل کے پانچویں شعر کے حوالے سے بتایئے کہ علامہ اقبالؒ کو "خدایانِ بحر و بر" سے کیا خبر ملی ہے؟

جواب: "فرنگ، رہ گزرِ سیلِ بے پناہ میں ہے۔" یعنی مغربی اقوام پر ان کی گنہگاری کے سبب قہرِ الٰہی نازل ہونے والا ہے۔

11: مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیے۔

○ **آدابِ خود آگاہی:** اپنے آپ کو پہچاننے کے قرینے اور سلیقے ○ **سحر گاہی:** صبح کے وقت کا، صبح کا وقت ○ **رہبر فرزانہ:** عقلمند رہنما ○ **کم کوش:** کوشش میں کمی کرنے والا، سست ○ **طائر لاہوتی:** عالمِ الوہیت یعنی لامکاں میں پہنچا ہوا پرندہ، مردِ مومن ○ **آئینِ جواں مرداں:** بہادروں کا دستور اور طریقہ ○ **مردِ قلندر:** وہ شخص جو روحانی ترقی اس حد تک کر گیا ہو کہ اپنے وجود اور دُنیا کے تمام تعلقات سے بے خبر ہو کر ہمہ تن خدا کی ذات کی طرف متوجہ ہو ○ **سنگ و خشت:** پتھر اور اینٹ ○ **مشتِ خاک:** مٹھی بھر خاک، مراد خاک سے بنا ہوا آدمی ○ **سیلِ بے پناہ:** ایسا طوفان جس سے بچنے کی جگہ نہ ملے۔

12: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

○ رزق: ہمارا رزق صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

○ پرواز: شاہین کی پرواز سب پرندوں سے بلند ہوتی ہے۔

○ آئین: کسی بھی ملک کا آئین اِس کے عوام اور حکومت کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔

○ بارگاہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلانے والا ہمیشہ بامراد رہتا ہے۔

○ نکتہ: مولانا صاحب کی تقریر کا اصل نکتہ عشقِ رسولؐ تھا۔

○ مقام: عاشقانِ رسولؐ کا مقام بہت بلند ہے۔

○ مشتِ خاک: انسان کی مشتِ خاک میں اگر ایمان کی حرارت پیدا ہو جائے تو وہ مومن بن جاتا ہے۔

13: علامہ اقبالؒ کی پہلی غزل کے آخری تین شعروں کی تشریح کیجیے۔

جواب: غزل کے تمام شعروں کی تشریح کر دی گئی ہے۔ دوبارہ ملاحظہ کر لیجیے۔